اخوندزادہ عبدالقیوم حقانی۔ فاضل دارالعلوم حقانیہ
صدر مدرس۔ دارالعلوم حنفیہ چکوال

قسط ٦

# حدیث اور رائے قیاس کا تلازم
اور
# امام اعظم ابوحنیفہؒ کی بصیرت

رائے اور حدیث لازم وملزوم ہیں | جب حدیث اور رائے لازم وملزوم ہیں۔ جب حدیث، رائے اور فہم کے بغیر سمجھی ہی نہیں جا سکتی۔ جب یہ دعوٰی بے جا نہیں۔ (جیسا کہ کسی حد تک ثابت بھی کیا جا چکا ہے) کہ صحیح رائے، حدیث کے لئے "موقوف علیہ" کا درجہ رکھتی ہے تو پھر اس بات سے بھویں کیوں چڑھتی اور ماتھے پر بل کیوں آجاتے ہیں جب کہا جاتا ہے کہ حدیث دانی اور حدیث فہمی کے لئے "اہل الرائے" ہونا بھی ضروری ہے۔

علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کا یہ اقتباس اور تراشہ کس قدر صحیح اور برموقعہ ہے جو انہوں نے رائے وحدیث کے تلازم کے سلسلہ میں کتاب "ادب القاضی" کے حوالہ سے مقدمہ فتح الملہم میں درج کیا ہے۔

لایستقیم الحدیث الا بالرای ای باستعال الرائے فیہ بان یدرك معانیہ الشرعیہ التی ھی مناط الاحکام ولا یستقیم الرای الا بالحدیث ای لا یستقیم العمل بالرای ولا الاخذ بہ الا بانضمام الحدیث الیہ

مقدمہ فتح الملہم ص ۲۷

حدیث رائے کے استعمال ہی سے درست ہو سکتی ہے بایں طور کہ حدیث کے شرعی معانی جو احکام کے لئے مناط ہیں رائے ہی سے ادراک کئے جا سکتے ہیں اور رائے بھی بدون حدیث کے درست نہیں ہو سکتی یعنی محض رائے پر عمل کرنا درست نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ اس رائے کے ساتھ حدیث نہ مل جائے۔

جب "اہل الرائے" (امام اعظم ابوحنیفہؒ اور آپ کے اصحاب) ڈنکے کی چوٹ اور ببانگ دہل یہ کہتے آئے ہیں کہ "محض نری رائے، جس کی بنیاد حدیث پر نہ ہو کوئی حقیقت اور وقعت نہیں رکھتی۔ حدیث سے استغناء برت کر محض رائے پر بھروسہ کرنا بھی انسان کو ورطۂ ضلالت میں ڈال دیتا ہے اور جب اہل الرائے کی پوری اور مکمل زندگی ان کی فقہ اور مسائل کا ہر پہلو اور ان کے رائے وقیاس کا ہر زاویہ اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ادنیٰ اشارۂ ابرو پر ہزاروں رائیں اور لاکھوں عقلیں آن واحد میں قربان کر دیتے ہیں ——

اہل الرائے کا رہنما اصول | اور جب ان کا لائحہ عمل اور رہنما اصول بھی، علم نبوت کے امین، خلیفہ راشد حضرت علیؓ کا یہ ارشاد ہو کہ

| | |
|---|---|
| لو کان الدین بالرای لکان اسفل الخف | اگر دین نری رائے ہی سے ہوتا تو موزے کا نچلا |
| اولیٰ بالمسح من اعلاہ وقد رایت | حصہ اوپر کے حصہ سے مسح کا زیادہ مستحق ہے |
| رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح علیٰ | حالاں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو موزہ کے |
| ظاہر خفیہ (ابوداؤد) | اوپر ہی مسح کرتے دیکھا ہے۔ |

جب اہل الرائے کا کوئی دانشور اپنی دانش کو، کوئی عقلمند اپنی عقل کو اور کوئی دانا و فہیم اپنی فہم کو صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اور آپؐ کے اسوۂ حسنہ کے مقابلہ میں کچھ حیثیت اور کم سے کم وقعت بھی دینے کو تیار نہیں۔ اس کے باوجود بھی اگر کوسنے والے امام اعظم ابوحنیفہؒ اور آپ کے اصحاب کو کوستے آئے ہیں تو صاحبانِ عقل و بصیرت کے ہاں اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے ناقصین سے اصحابِ کمال کی مذمت، ان کے کمال کمال کی شہادت ہوتی ہے [۵]

و اذا اتتک مذمتی من ناقصٍ فھی الشہادۃ لی بانّی کامل

حدیث معاذ بن جبل کی مزید تحقیق | ضد اور ہٹ دھرمی کی دوا دنیا کے کسی دواخانے سے بھی میسّر نہیں۔ اگر عقل و فہم کے دعویداروں اور حدیث رسولؐ کے تابعداروں کو بھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی حضرت معاذ بن جبلؓ ہی کی مشہور حدیث (جو اجتہادات رسولؐ کے عنوان سے پہلے بھی ذکر کی جاچکی ہے) سے نہ صرف رائے و قیاس کی عمدگی، محمودیت اور فضیلت بلکہ اس کا ثبوت بھی سمجھ نہ آئے جن کا مبلغ علم اور ذہن کی رسائی "اجتہد برائی" کے لغوی معنیٰ تک کا ادراک بھی نہ کر سکے تو ایسوں کا ہمارے پاس علاج نہیں — مگر

جن لوگوں کو فیاضِ ازل نے عقلِ فہیم اور ذوقِ سلیم سے نوازا ہے وہ تو حدیث مذکور کے بارے میں از روئے تحقیق یہاں تک دعویٰ کر بیٹھے ہیں کہ

| | |
|---|---|
| حدیث معاذ صحیح مشہور رواہ | حضرت معاذؓ کی یہ حدیث صحیح اور مشہور ہے |
| الائمۃ العدول وھو اصل فی الاجتہاد | اس کو عادل ائمہ نے روایت کیا ہے اور یہ حدیث |
| و القیاس علی الاصول | اجتہاد اور قیاس علی الاصول کا ایک اصل اور |
| جامع بیان العلم و فضلہ ج ۲ ص ۷۷ | مدار ہے۔ |

علمی تحقیق کا ذوق رکھنے والے اگر بغض و عداوت اور تعصب سے خالی ہوں، تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ رائے و

---

[۵] شیخ ابن عبدالبرؒ

قیاس اور اس کے اساس (قطعی نصوص و حدیث معاذ بن جبل وغیرہ) کے تحقیق کے سلسلہ میں بھی لاابالی ہوں مشہور غیر مقلد محقق محمد بن علی المعروف بہ "قاضی شوکانی حدیث معاذ بن جبل کے بارہ میں فرماتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| وھو حدیث صالح للاجتہاد بہ کما اوضحنا ذلک فی بحث مفرد الخ فتح القدیر ج ۳ | یہ حدیث استدلال و احتجاج کے لئے صلاحیت رکھتی ہے جیسا کہ ہم نے اس کی وضاحت ایک مفرد بحث میں کی ہے۔ |

**جب آنکھ کھلی دیکھا اپنا ہی گریباں ہے** سمجھ میں نہیں آتا کہ حدیث پر عمل کے دعویداروں کا دعوٰی کیونکر واقعہ کے مطابق ہو سکتا ہے۔ جب کہ پیغمبر خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) معاذ بن جبل کے معقول اور تسلی بخش جواب "اجتہد برائی" سے بے حد خوش اور مسرور ہوئے۔ نیز آپؐ نے حضرت معاذؓ کے سینہ پر ہاتھ مبارک سے تھپکی دے کر نہ صرف ان کی داد و تحسین فرمائی بلکہ اپنی اور خدا تعالیٰ کی رضا کی مُہر بھی ثبت فرما دی۔ حدیث ہی پر عمل اور حضورؐ ہی کی پیروی کا دعوٰی اگر صحیح ہوتا تو اہل الرائے (جن کے سرخیل معاذ بن جبل اور توثیق و تصدیق کرنے والے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہوں) کی تذلیل و توہین اور تجہیل و تحمیق نہ کی جاتی۔

اے کاش! امام اعظم ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحابؒ کے گریبان میں ہاتھ ڈالنے والوں کی آنکھ آخرت میں کھلنے سے پہلے ہی یہ دیکھ لیتی کہ یہ ہاتھ ان کے اپنے ہی گریبان میں ہے ؏

جب آنکھ کھلی دیکھا، اپنا ہی گریباں ہے

**اہل الرائے کا مقام نبوت کی نگاہ میں** نصف النہار پر آئے ہوئے سورج کی لمعانیت سے اگر کسی طبقہ کی آنکھیں چندھیا ئی ہوں تو اس کا علاج، مزاج، طبیعت اور سرشت کی تبدیلی کے بغیر ناممکن ہے۔ تاہم علامہ ابن کثیرؒ نے مقدور بھر علاج، اظہار حق اور اتمام حجت کو ضروری سمجھتے ہوئے اپنی مشہور عالم تفسیر ج ۱ ص ۴۲۰ پر حضرت علیؓ کی ایک روایت یوں نقل فرمائی ہے:۔

| | |
|---|---|
| سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن العزم فقال مشاورۃ اھل الرائے ثم اتباعھم تفسیر ابن کثیر | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عزم کے بارہ میں سوال کیا گیا کہ وہ کیا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا "اہل الرائے" سے مشورہ کرکے پھر ان کی پیروی کرنا۔ |

نبوت کی نگاہوں میں رائے و "اہل الرائے" کے اس قدر عظیم منصب و مقام کو فضیلت کا نصف النہار نہ کہا جائے تو اور کیا کہا جائے ؏

ہم شاد ہیں کہ ہیں تو کسی کی نگاہ میں

جناب شارع علیہ السلام کے اس قدر واضح ارشاد کے ہوتے ہوئے بھی حدیث ہی پر عمل کے دعویدار اپنا یہ دعویٰ تسلیم کرانے پر کیوں اصرار کرتے ہیں کہ "مطلقاً رائے مذموم ہے اور اہل الرائے ہی حدیث کا انکار کرتے ہیں" ع

یہ گھر جو بہہ رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

**حضرت فاروق اعظمؓ اور رائے و کثرت استشارہ**

ہر دور میں کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو بزعم خود اپنے آپ کو دنیا کا مقتدا بھی سمجھتے ہیں اور قرآن و حدیث کا معیار بھی۔ دنیا کو بھی یہی باور کرانے کے لئے اتباع قرآن۔ اتباع حدیث اور اتباع رسولؐ کے عنوانات باندھ کر "فکر آخرت" اور "خدمت اسلام" کے روپ میں، فکر بطن اور حب جاہ کی تکمیل کی خاطر کسی بھی ایسے کام کے کر گذرنے سے دریغ نہیں کرتے جس سے دین کی جڑوں اور اسلام کی بنیادوں پر تیشہ بھی چلتا ہو۔

حضرت فاروق اعظم عمر فاروقؓ جنہوں نے نبوت سے نہ صرف یہ کہ خود قرآن و حدیث کا علم حاصل کیا تھا بلکہ ان کے سامنے براہِ راست پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سننے والے صحابہؓ بھی کثرت سے موجود تھے مگر اس کے باوجود بھی وہ قرآن و حدیث کا صحیح مفہوم سمجھنے کے لئے رائے اور کثرتِ استشارہ کو ضروری سمجھتے تھے۔

وانّہ مقدم عندھم فی العلم والرائے وکثرتِ الاستشارہ

حضرت عمرؓ حضرات صحابہؓ میں علم، رائے اور زیادہ مشورہ لینے میں پیش پیش آتے تھے۔

(کتاب اختلاف الحدیث علی ہامش الام ج۷ ص۔۔۔)

حدیث و رائے کے اس قدر واضح تلازم کے تسلیم کرنے میں بھی اگر پس و پیش ہو گا تو ارباب بصیرت بھی یقیناً یہی فیصلہ دیں گے کہ ایسا آدمی صرف امام اعظم ابوحنیفہ ہی کا بد اندیش نہیں بلکہ پوری محمدی تعلیمات، فاروقی تعلیمات، اور اسلام کے مکمل ضابطۂ حیات کا بد اندیش ہے۔ اور اسلام کی بنیادوں پر تیشہ چلانے کے مترادف ہے ع

از کوزہ ہماں تراود کہ در وست

حضرت فاروق اعظمؓ نہ صرف یہ کہ رائے و استشارہ میں خود پیش پیش تھے بلکہ دوسروں کو بھی مقدم کرنے اور اس میں مزید رغبت دینے کا بھی حد درجہ اہتمام فرماتے تھے۔ اپنے دور خلافت کے مشہور تابعی قاضی شریح کو اپنے ایک مکتوب میں یہاں تک تحریر فرمایا

فاختر ای الامرین شئت ان شئت ان تجتھد برائک ثم تقدم فتقدم

ان دو امور میں جو نسا تم چاہو پسند کر لو۔ یا تو اپنی رائے سے اجتہاد کرو اور اس میں جتنا آگے بڑھ سکتے ہو بڑھو

دارمی ج ۱ ص ۴۰۔ کنز العمال ج ۳ ص ۱۷۴

**نبوت کی عدالت میں**

بات یہ چل رہی ہے کہ فقہ و رائے کی طرف امام صاحب کا انتساب، امام اعظم ابوحنیفہؒ

کے لئے باعثِ تذلیل و تحقیر نہیں بلکہ یہ فیاضِ ازل ہی کی بخشش و عنایت اور فضل و عطا اور خیرِ کثیر ہے جس سے آپ کو نوازا گیا ہے۔ اور یہ ایک ازلی، انتخابی اور اجتبائی شان ہے جو امام اعظم ابوحنیفہؒ کو حاصل ہے ؎

قسمت کیا ہر ایک کو قسّام ازل نے
جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا

جہاں تک امام صاحبؒ کے معاندین، مخالفین اور حاسدین کی بات ہے ان کے ہاں اگر امام صاحب کی یہی اجتبائی شانِ فضیلت، خدائی انتخاب اور ازلی عنایت و بخشش موجبِ تنقیص و تذلیل ہو تو اس سے ایک روشن حقیقت کی تکذیب لازم نہیں آسکتی۔ یرقان کے مریض کو اگر کائنات کا ہر ذرہ زرد نظر آتا ہے تو اس سے یہ لازم نہیں آجاتا کہ فی الواقع بھی ساری کائنات زرد ہے۔ ہم یہ مسئلہ کسی ایرہ وغیرہ سے نہیں، امام اعظم ابوحنیفہ سے بھی نہیں، آپ کے مقلدین و معتقدین و متوسلین سے بھی نہیں، فقہا و محدثین سے بھی نہیں۔ معاصرین سے بھی نہیں۔ آپ کے تلامذہ و اساتذہ سے بھی نہیں، کسی صحابیؓ سے بھی نہیں۔ بلکہ براہِ راست پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی عدالت میں لے جاتے اور آپؐ ہی سے دریافت کر لیتے ہیں۔ واذا تنازعتم فی شیئٍ فردوہ الی اللّٰہ و رسولہ الخ الآیۃ

چنانچہ روئے زمین پر" اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہو الصحیح البخاری" کے باب" من یرد اللہ بہ خیرا یفقہ فی الدین" میں بروایت امیر معاویہ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے اس تنازعہ کا یوں فیصلہ صادر فرمایا ہے۔

قال حمید بن عبد الرحمٰن سمعت معاویۃؓ خطیبًا یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من یرد اللہ بہ خیراً یفقہہ فی الدین وانما انا قاسمٌ واللّٰہ یعطی ولن تزال ھذہ الامۃ قائمۃ علی امر اللّٰہ لا یضرھم من خالفھم حتی یاتی امر اللّٰہ

(بحذف اسناد) حمید بن عبد الرحمٰن نے کہا کہ میں نے حضرت امیر معاویہؓ سے خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ کہتے تھے کہ میں نے پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بڑی نیکی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین میں فقیہ بنا دیتا ہے اور میں تو صرف بانٹنے والا ہوں اور اللہ عطا کرتا ہے اور جب تک یہ امت اللہ کے احکام پر رہے گی اس کو نقصان نہ دے گا جو شخص اس کی مخالفت کرے گا یہاں تک کہ اللہ کا امر (قیامت یا ان کی موت) آئے گا۔

آنکھوں والے دیکھ رہے ہیں کہ عدالتِ نبوی اور دربارِ رسالت سے نہ صرف یہ کہ امام اعظم ابوحنیفہؒ ہی کے حق میں فیصلہ صادر ہوا بلکہ یفقہہ فی الدین کے تاج اور اعزاز سے بھی آپ ہی کو نوازا گیا ہے ؎

شفیق ان کی نگاہ ہو میری جانب    زمانہ پھر جدھر چاہے ادھر ہو

اگر مخالفین وحاسدین کو اس قدر واضح حقیقت بھی نظر آ ئے تو یہ ان کی اپنی کمال بدنصیبی ہے اس سے امام اعظم ابو حنیفہ کی شان میں کوئی نقصان نہیں آجاتا ؎

نہیں ہے معتقدان کا اگر حاسد تو کیا غم ہے    ہوا ہے سجدہ گر ابلیس، کیا نقصان آدم کا

فاروق اعظم کی عدالت میں | معاف رکھنا، صمیم قلب اور دل کی اتھاہ گہرائیوں سے حد درجہ پُر خلوص گذارش ہے کہ مان لو۔ اب بھی نبوت کا فیصلہ مان لو۔ نبوت کے فیصلہ کے بعد بھی اگر عمر فاروقؓ کی عدالت میں انصاف طلب کرو گے تو پھر فیصلہ بھی وہی ہو گا جو نبوت کے فیصلہ کے بعد عمر فاروقؓ نے کیا تھا۔

علامہ عینیؒ کی وضاحت | فقہ، اس کے مناقب وفضیلت اور دربارِ رسالت کی وساطت سے امام اعظم ابو حنیفہؒ کی فقہی بصیرت ومہارت پر کائنات کی طرف سے "ارادہ خیر" کے تمغۂ اعزاز کا عطیہ، یہ تو ایک علیحدہ عنوان ہے جس پر آئندہ مناسب موقعہ پر بحث کی جائے گی۔ ان شاء اللہ۔ اس وقت تو بات "حدیث و رائے کے تلازم" کی چل رہی ہے۔ کہ حدیث بغیر رائے کے اور رائے بغیر حدیث کے یعنی جب دونوں کی حیثیت کو علیحدہ علیحدہ تسلیم کر لیا جائے تو پھر دین کی وہ حیثیت باقی نہیں رہتی جس کی تعلیم شارع علیہ السلام دیتے رہے۔ ابھی چند سطور قبل "نبوت کی عدالت میں" کے عنوان کے تحت بخاری شریف کی حدیث درج کرنے کے بعد بھی مقصود درحقیقت رائے وقیاس کا حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تلازم پر استدلال کرنا ہے جیسے کہ عمدۃ القاری میں علامہ عینیؒ حدیث مذکورہ کی شرح میں رقمطراز ہیں:۔

| | |
|---|---|
| قال التوربشتی اعلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعلم اصحابہ انہ لم یفضل فی قسمۃ ما اوحی اللہ الیہ احدمن امتہ بل سوّٰی فی البلاغ وعدل فی القسمۃ وانما التفاوت فی الفھم وھو واقع من طریق العطاء ولقد کان بعض الصحابۃ رضی اللہ عنھم یسمع الحدیث فلا یفھم منہ الا الظاھر الجلی ویسمعہ آخر منھم اومن بعدھم فیستنبط منہ مسائل کثیرۃ وذلک | علامہ توربشتی (فضل اللہ شافعی متوفی ۶۶۰ھ) نے فرمایا۔ جان لے۔ کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کو آگاہ کر دیا کہ آپ نے وحی الٰہی کی تقسیم میں اپنی امت میں سے کسی کو ترجیح نہیں دی بلکہ اس کی تبلیغ میں سب کو برابر رکھا اور تقسیم میں عدل کیا۔ تفاوت تو صرف سمجھ میں ہے اور وہ عطیہ الٰہی ہے بیشک بعض صحابہؓ حدیث کو سنتے تھے پس اس سے سوائے ظاہر جلی معنی کے اور نہ سمجھتے تھے حالانکہ ان میں سے دوسرے یا وہ جو ان کے بعد ہوئے (جیسے امام ابو حنیفہ اور آپ کے اصحاب) |

فضل اللہ یوتیہ من یشاء

اسی حدیث کو سنتے تھے پس بہت سے مسائل کا استنباط کرتے تھے اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دے دیتا ہے۔

انسانی فطرت اور سرشت میں عقل وخرد کی ودیعت اور سوجھ بوجھ کا یہ ازلی تفاوت اور وہ بھی یہاں تک کہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم بھی حدیث کے ظاہر جلی کے سوا کچھ نہ سمجھ سکتے ہوں جب کہ بعض دیگر صحابہ اور بعض دوسرے ان کے بعد آنے والے اپنے پہلوں سے سنی ہوئی حدیث کے ظاہر جلی کے سمجھنے کے ساتھ ساتھ اس سے بہت سے مسائل کا استنباط بھی کر سکتے ہوں۔ یہ اس بات کا واضح اور بیّن ثبوت ہے کہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال مناسبت اور حدیث دانی وحدیث فہمی کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عنایت فرمودہ عقل سلیم اور صحیح رائے وقیاس کی استعداد بھی اشد ضروری ہے جس سے فیاض ازل نے امام اعظم ابوحنیفہ کو بدرجہ اتم نوازا تھا۔ ذٰلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

علامہ عبدالوہاب شعرانی پکار اٹھے | امام اعظم ابوحنیفہ اس نعمت سے کس قدر نوازے گئے تھے نیز ان کی فقہ، رائے، ان کا قیاس واجتہاد کس قدر قرآن وحدیث ہی سے مستنبط اور اس کے موافق تھا۔

بغض وحسد اور کینہ وعداوت کے چشموں سے آپ کی سیرت اور عظیم فقہ کا مطالعہ کرنے والے تا قیام قیامت بھی اس حقیقت کو نہیں پا سکتے جس حقیقت کو دیانت، عدل وانصاف اور قرآن وحدیث کے معیاری طریق پر رکھ سے امام عبدالوہاب شعرانی (جنہوں نے مذاہب اربعہ اور ان کے دلائل کا بغور مطالعہ کیا ہے) نے پایا ہے فرماتے ہیں

قد اتبعت بحمد اللہ اقوالہ واقوال اصحابہ، لما الفت کتاب ادلۃ المذاہب فلم اجد قولاً من اقوالہ واقوال اتباعہ الا وھو مستند الیٰ اٰیۃ او حدیث او اثر او الیٰ مفھوم ذلک او حدیث ضعیف کثرت طرقہ او الیٰ قیاس صحیح فمن اراد الوقوف علیٰ ذلک فلیطالع کتابی المذکور

میں نے بحمد اللہ امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب کے اقوال کی تحقیقات کیں جب میں نے کتاب "ادلہ مذاہب" کی تالیف کی پس میں نے آپ کے اقوال میں سے یا آپ کے اصحاب کے اقوال میں سے کوئی قول بھی ویسا نہ پایا جو کسی آیت یا حدیث ضعیف کی طرف جس کے طرق بکثرت ہوں یا اصل صحیح پر جو قیاس صحیح کی طرف مستند نہ ہو جو شخص اس حقیقت سے آگاہ ہونا چاہے وہ ہماری کتاب مذکور کا مطالعہ کرے۔

کتاب المیزان جلد ۱ ص ۵۵

نقطہ سے دائرہ | امامنا الاعظم، ہمامنا الافخم، رئیس المجتہدین امام اعظم ابوحنیفہؒ کی طرف" فقہ ورائے کے انتساب کے ایک ہی نقطے کو دائرہ بنا کر دکھانے والے اس حقیقت سے غافل ہی رہے کہ جس قدر دائرہ وسیع ہوتا چلا جائے گا

اسی قدر حقیقت و صداقت بھی واضح ہوتی چلی جائے گی۔ بناوٹ کے اصولوں سے صداقت کو نہیں چھپایا جاسکتا۔ سونا سونا ہے چاہے اس پر مٹی کی تہہ در تہہ کیوں نہ جمع کر دی جائے۔

معاندین و حاسدین نے بھی امام اعظم ابوحنیفہ اور آپ کے اصحاب اور فقہ حنفیہ پر ایسے ہی مظالم۔ بے جا اتہامات غلط الزامات اور جھوٹے انتسابات کی جب بھرمار کر دی اور چاہا کہ بصیرت و بصارت اور تدبر و فقاہت کا یہ عظیم چراغ بجھا دیا جائے۔

اور اس سونے کو مٹی کی اس تہہ میں لے جایا جائے۔ جہاں وہ کسی کو نظر بھی نہ آئے۔

سنت رسولؐ کی خوشبو ٹپکتی ہے | تو اللہ تعالیٰ نے امام عبدالوہاب شعرانی کو اس کی تحقیق و تدقیق کی توفیق ارزانی فرمائی۔ انہوں نے نہ صرف فقہ حنفیہ بلکہ مذاہب اربعہ کے ادلّہ کا بغور مطالعہ کیا اور ان کو قرآن و حدیث کے معیار اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسوٹی پر خوب پرکھا۔ تو علامہ شعرانی، امام اعظم ابوحنیفہ، آپ کے اصحاب، فقہ حنفیہ اور ان کی عظمتوں سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ مگر جب تصویر کے دوسرے رخ (امام اعظم ابوحنیفہ پر مخالفین کے غلط الزامات و اتہامات کی یورش) کو دیکھا تو ان کی رگ حمیت پھڑک اٹھی۔ بدن میں غیرت کا خون دوڑا۔ اور اس قدر چونکے کہ ابھری فہم و عقل کی عدالت میں ڈنکے کی چوٹ اپنی اس شہادت کا اعلان کر دیا۔ کہ امام اعظم ابوحنیفہ اور آپ کے اصحاب کی فقہ و رائے۔ قیاس و استنباط اور جملہ اجتہادی مسائل کا شریعت محمدی سے سرمو بھی انحراف نہیں۔ بلکہ فقہ حنفیہ کے ہر کلیے اور ہر جزیے سے سنت رسولؐ کی خوشبو ٹپکتی ہے۔

نہ من بر آں گل عارض غزل سرایم و بس | کہ عندلیب تو از ہر طرف ہزارانند

انگور کھٹے ہیں | امام اعظم ابوحنیفہ اور چالیس بڑے بڑے فقہا و مجتہدین۔ ماہر قانون اور محدثین (جن کو فیاض ازل نے وقت کے نئے پیچیدہ حالات اور زمانے کے بدلتے ہوئے مسائل میں اسلامی اصولوں کی تطبیق کے لئے بڑی اعلیٰ ذہانت، معاملہ فہمی، باریک بینی، زندگی اور سوسائٹی سے وسیع واقفیت، انسانی نفسیات اور اس کی کمزوریوں سے باخبری، قوم کے طبقات اور زندگی کے مختلف شعبوں کی اطلاع اور اسلام کی تاریخ و روایات اور روح شریعت سے گہری واقفیت، عہد رسالت اور زمانہ صحابہ کے حالات سے پوری آگاہی اور اسلام کے پورے ذخیرۂ قرآن و حدیث، اجماع و قیاس پر کامل عبور کی دولت سے نوازا تھا) کی کم و بیش تیس سالہ محنت و شبانہ روز کوششوں کا عظیم ثمرہ" فقہ حنفیہ" اور اس کے دقیق سے دقیق اصول و قواعد، اجتہادی کلیات و جزئیات تک فقہ و اجتہاد سے عدم مناسبت و عدم بصیرت کی وجہ سے جب بعض کج فہم اور کوتاہ علم رسائی حاصل نہیں کر سکتے تو علمی خیانت اور ہیر پھیر ابدلنے میں کسی قسم کا باک محسوس کئے بغیر "انگور کھٹے ہیں" کے عنوان سے اپنی بے علمی اور جہالت پر پردہ ڈالنے کی ناکام سعی کرتے ہیں ع

چھپ کے بیٹھے بھی جو چہرے کو چھپائے نہ بنے

مگر ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ امام اعظم ابوحنیفہ اور فقہ حنفیہ کی شورائی مجلس کے چالیس بڑے بڑے فقہا و محدثین اور ان کی عظمتوں کے پہاڑ سے ٹکرائیں۔ اور خود بچ کے رہیں ۔

یا ناطح الجبل العالی لتکلمه اشفق علی الراس لاتشفق علی الجبل

علامہ عبدالوہاب شعرانی کا انتباہ | کچھ ایسے ہی اور اس طبقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے عداوت بھرے کردار، حقیقت، وصداقت سے اعراض اور بدیہی حقائق سے انکار کے پیش نظر، جب علامہ عبدالوہاب شعرانی کو ان کی عاقبت بھی خطرہ میں نظر آئی تو ان ہی کو وبال آخرت سے بچانے اور سیدھے پر لانے کے لئے حد درجہ مخلصانہ اور مشفقانہ انداز سے اور نہایت ہی کمال اہتمام سے یوں انتباہ فرمایا۔

وایاك ان تخوض مع الخائضین فی اعراض الائمة بغیر علم، فتخسر فی الدنیا والاخرة فان الامام رضی الله عنه کان متقیداً بالکتاب والسنة متبرأً من الرای کما قدمنالك فی عدة مواضع من هذا الکتاب ومن فتش مذهبه رضی الله عنه وجده من اکثر المذاهب احتیاطاً فی الدین ومن قال غیر ذلك فهو من جملة الجاهلین المتعصبین المنکرین علی ائمة الهدی بفهمه السقیم

اور تو بچ اس سے، کہ بغیر علم کے رخنہ اندازی کرنے والوں کے ساتھ ائمہ کرام کی عزتوں میں رخنہ اندازی کرے پس دنیا و آخرت میں نقصان اٹھائے کیونکہ امام اعظم رضی اللہ عنہ قرآن وحدیث کے پابند اور رائے (مذموم) سے بیزار تھے۔ جیساکہ ہم نے اس کتاب کے کئی مقامات پر پہلے بیان کیا ہے اور جو شخص امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مذہب کی تفتیش کرے گا وہ اسے دین میں سب مذاہب سے زیادہ احتیاط والا پائے گا۔ جو شخص اس کے سوا کچھ اور کہے گا وہ منجملہ جاہلوں متعصبوں کے ہے اور اپنی ناقص سمجھ کے سبب ائمہ ھدی کو برا کہنے والا ہے۔

(کتاب المیزان جز اول صہ ۶۳ ۔ مطبوعہ مصر)

امام عبدالوہاب شعرانی نے جن کو علوم نبوت میں پوری بصیرت اور دستگاہ حاصل ہے اور جو تمام علوم پر مجتہدانہ نظر رکھتے تھے۔ ائمہ اربعہ، ان کے فقہ جات، فقہی مآخذ اور دلائل کو اپنے خداداد ذہن، جودت طبع، اپنی وقت نظر اور وسعت نظر سے پرکھا اور بغیر کسی تعصب کے جانچا اور کمال دیانت سے ہر ایک کا مکمل جائزہ لیا۔ بعدہٗ کمال اعتماد اور کامل یقین کے ساتھ یہ اعلان اور انتباہ کرنے میں کوئی باک محسوس نہیں کی کہ

ومن قال غیر ذلك فهو من جملة جو شخص اس کے سوا کچھ اور (امام اعظم ابوحنیفہ

الجاهلين المتعصبين المنكرين
على ائمة الهدى بفهمه السقيم

اور فقہ حنفیہ کی تنقیص) کیے وہ منجملہ جاہلوں اور
متعصبوں سے ہے اور اپنی ناقص سمجھ کے سبب
ائمہ ہدیٰ کو برا کہنے والوں میں سے ہے۔

اس قدر واضح اور قوی شہادتوں کے باوجود بھی اگر بعض سر پھرے یہ کہتے پھریں کہ امام اعظم ابوحنیفہ چونکہ "امام اہل الرائے" تھے۔ اور "رائے وقیاس" پر عمل کرتے تھے اس لئے ان کی فقہ واجتہادات کی بنیاد بھی قرآن وحدیث کے بجائے رائے وقیاس ہی پر ہے تو ایسوں سے بڑھ کر نا عاقبت اندیش، حاسد اور متعصب اور کون ہو سکتا ہے ع

وكفى للحسود حسوده

وجحود من بعد الصباح اذا بدا  من بعد ما انتشرت له الاضواء
مادل ان الشمس ليس بطالع  بل ان عينا انكرت عمياء

(باقی دارد)


خوشخبری

# دعوات حق کی دوسری جلد

جلد اول دستیاب نہیں

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کے خطبات ومواعظ اور ارشادات کا عظیم الشان مجموعہ علم وحکمت کا گنجینہ، جسکی پہلی جلد کو ہر طبقے میں سراہا گیا۔ اور اہل علم وخطباء اور تعلیم یافتہ طبقہ نے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ اور جس کا کوئی ایک نسخہ بھی اس وقت دستیاب نہیں ___ الحمدللہ کہ انتظار شدید کے بعد اسکی دوسری جلد کتابت وطباعت کے مراحل سے گذر کر شائع ہو گئی ہے۔ تقریباً ساڑھے پانچ سو صفحات پر مشتمل اس دوسری جلد میں بھی دین وشریعت۔ اخلاق ومعاشرت۔ علم وعمل۔ نبوت و رسالت۔ شریعت وطریقت کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس پر حضرت مدظلہ نے عام فہم اور درد وسوز میں ڈوبے ہوئے انداز میں گفتگو نہ کی ہو۔ آج ہی کتاب طلب کیجئے ورنہ جلد اول کی طرح اسکی نایابی پر بھی افسوس کرنا پڑے گا۔ صفحات ۵۲۰۔ قیمت چالیس روپے۔ طباعت آفسٹ جلد عمدہ

موتمر المصنفین ۔ دارالعلوم حقانیہ۔ اکوڑہ خٹک